Biannual Research Journal
AL-IDAH
OPEN ACCESS
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
www.al-idah.pk
Vol:41 ISSUE:II
July-Dec 2023

دعوت کے میدان میں میڈیا کو درپیش چیلنجز کا تحقیقی جائزہ

An Analysis on the Challenges of Media in the Field of Da'wah

Issue: *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/issue/view/39*
URL: *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/article/view/887*
Article DOI: *https://doi.org/10.37556/al-idah.041.02.0887*

Author (s) :
Muhammad Ayub Anwar
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, KP, Pakistan, Email: mayub7097@gmail.com
Abzahir Khan
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, KP, Email: abzahir.awkum@gmail.com
Nazeehat Bibi
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, KP, Pakistan, Email: Knazeehat@gmail.com

How to Cite : *Muhammad Ayub Anwar, Abzahir Khan and Nazeehat Bibi 2023. An Analysis on the Challenges of Media in the Field of Da'wah. Al-Idah . 41, - 2 (Dec. 2023), 235 - 260.*

Publisher : *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 41 Issue: 2 / July – Dec 2023/ P. 235 - 260.*

Article History:
Received on: ***05 – Sep - 2023***
Accepted on: ***08 – Nov - 2023***
Published on: ***20 – Dec - 2023***

This work is licensed under a Creative Common Attribution 4.0 International License
Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing
Islamic Research Index
Australian Islamic Library
Crossref
DOAJ Directory of Open Access Journals
International Scientific Indexing
Index Copernicus International

Abstract:

Dawah or proselytization is the core of Islam and it inherently promotes preaching and teaching others which need to be molded according to the prevailing circumstances. Today media has a great impact on human beings so we should introduce expert personnel in media to promulgate message of Islam in an effective way. Media is a powerful tool to spread message quickly .

In this article the challenges of media in the field of Da'wah are being reviewed.

Key word: *Addresses, Social Media, Program, Da'wah*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انسانی فطرت جذبات اور احساسات کے آئینہ دار ہے، وہ اپنے جذبات واحساسات کو دوسروں تک پہنچانے کا فطری داعیہ اور تقاضا رکھتا ہے، ارسال کا یہ داعیہ ہر زمانے میں مختلف رہا۔ پرانے زمانے میں لوگ ہرکاروں یا خطوط کے ذریعے پیغام رسائی کرتے تھے، عصر حاضر میں ان چیزوں کی کردار اور اہمیت تقریباً ختم ہو چکی ہے اور اس کے متبادل نئ ایجادات سامنے آچکی ہیں۔ جن میں نمایاں اور سرفہرست میڈیا بھی ہے، موجودہ دور میڈیا کے کردار اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے اب اس کا کردار اور اہمیت زندگی کے تمام شعبوں میں مسلم ہو چکی ہے۔ میڈیا پیغام رسانی کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔

میڈیا اپنے تمام انواع اور اقسام کے لحاظ سے بذات خود شر کا حامل ہے اور نہ ہی خیر کا حامل، اس میں خیر و شر کے دونوں پہلو آسکتے ہیں جن کا دار و مدار اس کے استعمال پر ہے۔ میڈیا کو کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے مؤثر طریقے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میڈیا پر ہر گروہ اور جماعت کے نمائندے موجود ہیں جو اپنے اپنے مقاصد کے لئے میڈیا کو استعمال کر رہا ہے۔ آج اگر ایک طرف میڈیا سے گلے شکوے کئے جارہے ہیں یا بالفاظ دیگر اس پر شر غالب آنے کی نوحہ کر رہے ہیں تو دوسری طرف اسی میڈیا نے لوگوں کو اپنے مقاصد سے قریب تر لانے کے لئے انتہائی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔

اسلام آخری دعوتی دین ہے۔ ہر حال، ہر ماحول اور ہر خطہ و قوم میں دعوت کا اپنا منفرد اسلوب اور مزاج رکھتی ہے۔ اسلام کے ابدی اور سرمدی پیغام کو آگے پہنچانے کے لئے میڈیا کو کس طرح مؤثر استعمال میں لایا جائے، میڈیا کو کس طرح خیر کا آلہ بنایا جائے اس لئے یہ وقت کا تقاضا ہے کہ میڈیا پر صاحب علم وفراست اور سنجیدہ طبقات کو منظّم انداز میں تربیت کر کے لایا جائے تاکہ میڈیا کے ذریعے اسلام کی دعوت اور روشنی کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ دعوت کے میدان میں میڈیا کا تعارف و مفہوم اس

کے چیلنجز،اسباب اور میڈیا کو دعوت کے میدان میں بطور آلہ مؤثر استعمال کا لائحہ عمل کے موضوع پر تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے۔

اس تحقیقی جائزہ/مقالے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے حصے میں میڈیا اور اس کے انواع کا تعارف،دوسرے حصے میں دعوت کے میدان میں میڈیا کے چیلنجز،اسباب،جبکہ تیسرے حصے میں میڈیا کو دعوت کے میدان میں بطور آلہ مؤثر استعمال کے لائحہ عمل پر بحث کی جائے گی۔آخر میں مقالے سے اخذ شدہ نتائج کو ذکر کیا جائے گا۔حواشی کو انڈ نوٹس کی صورت میں اور مصادر و مراجع کو مقالے کے آخر میں درج کیا جائے گا۔(بتو فیق اللہ وعونہ)

پہلا حصہ: میڈیا اور اس کے انواع کا تعارف

(الف) میڈیا کا مفہوم

میڈیا انگریزی زبان کا لفظ ہے۔اس سے مراد وہ ذرائع ابلاغ ہیں جن کی مدد سے اپنی بات دوسروں تک پہنچائی جا سکیں۔اردو میں اس کو "ذرائع ابلاغ" اور عربی میں "الإعلام" کا لفظ اس کے لئے مستعمل ہے۔

"الاعلام نشأته، أساليبه ووسائله ما يؤثر فيه" کے مصنف یوسف محی الدین میڈیا کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

﴿ هو نشر الحقائق والأخبار والأفكار والأراء فى وسائل المختلفة[1]﴾ یعنی لوگوں کو حقائق،خبریں،افکار اور آراء کو ذرائع ابلاغ کے مختلف طریقوں سے پہنچانا میڈیا کہلاتا ہے۔

رابرٹ بی کوزما کے مطابق میڈیا کی تعریف درجہ ذیل ہے:

> "Media can be defined by its technology, symbol system and processing capabilities. The most obvious Characteristic of a medium is its technology; The mechanical and electronic aspects that determine its function and so some extent, its shape and other physical features. These are Characteristic that are commonly used to classify a medium such as a television, a radio and so on[2]".

میڈیا کو ٹیکنالوجی، علامتی نظام اور طریقہ کار ورفتار کی صلاحیت جیسی (تین) محرکات پر جانچا جاتا ہے، لیکن ان میں سب سے نمایاں اور بنیادی محرک ٹیکنالوجی ہے۔ میکانکی اور الیکٹرانک پہلو سے میڈیا کی کئی خصوصیات اور افعال یعنی اس کے حدود، شکل اور دوسری طبعی خواص متعین کئے جاسکتے ہیں، یہ خصوصیات عام طور پر ایک ذریعہ میں پایا جاتا ہے جیسے ٹیلی ویژن، ریڈیو وغیرہ ہیں۔

(ب) میڈیا کا پس منظر

میڈیا کا تعلق انسان کے ابتدائی آفرینش سے ہے، اس لئے کہ دنیا میں جب انسانوں کی تخلیق ہوئی تو انہیں ایک دوسرے تک پیغام پہنچانے کی ضرورت پڑی ہوگی مگر ابتدا میں اشاروں کے ذریعے یہ کام لیا جاتا تھا پہلے یہ اشارے ذاتی تھے پھر عوامی بن کر سامنے آئے پھر ایک لاکھ سال قبل مسیح غیر ترقی یافتہ زبان اِمبریَونِک (Embryonic) کی شروعات ہوئی، جس نے میڈیا اور ابلاغ کے عمل کو تقویت پہنچائی اور اپنی بات بہت سے لوگوں تک پہنچانا آسان ہوگیا؛ مگر یہ زبان اور آواز صرف موجود لوگوں تک ہی پہنچائی جاسکتی تھی اور اسے محفوظ رکھنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا؛ لہذا ان دونوں ضرورتوں کے پیش نظر تحریر کی ایجاد ہوئی۔ تیس ہزار سال قبل مسیح کے بہت سے ایسے پتھر اور دیگر ساز وسامان ملتے ہیں، جن پر ہمیں ایسی لکیریں ملتی ہیں جو تحریر کی ایجاد کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اندازہ ہوتا ہے کہ انسانوں نے بہت پہلے تحریر ایجاد کردی تھی، دس ہزار قبل مسیح بیل وغیرہ کی تصویریں بنا کر اور مختلف لائنیں کھینچ کر تصویری خط ایجاد ہوئی، پھر جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا یہ تصویریں مختصر ہوتی گئیں اور لکیروں میں بدل گئیں، پھر علامتی خط کی شروعات ہوئی، پھر انہی علامتوں نے حروف تہجی کی شکل اختیار ک اور حروف کی آواز متعین ہوئی، اسی طرح ہر عہد میں ابلاغ کا عمل جاری رہا اور لوگ ایک دوسرے تک خیالات، افکار اور آراء پہنچاتے رہے، یہاں تک کہ 751 سال قبل مسیح ایک قلمی خبر نامہ ایکٹا دیورنا (Acta Diurna) جاری ہوا، محققین یہی سے پرنٹ میڈیا کا آغاز بتاتے ہیں، اس دور میں کاغذ موجود نہیں تھا اور لوگ چمڑے، پتھر، ہڈی اور درخت کی چھال وغیرہ پر لکھتے تھے، اس سمت میں چین نے ترقی کی اور ریشم کے کپڑوں پر کتب، رسائل، خبر نامے اور خطوط لکھے جانے لگے مگر ریشم کمیاب بھی تھا اور مہنگا بھی اس لئے بہت زیادہ استعمال نہیں کر سکتے تھے اس ضرورت کے پیش نظر چین کے تساہل لن نامی شخص نے سوتی کپڑوں، لکڑی کی چیلن اور دیگر بوسیدہ چیزوں کو شامل کر کرے 105ء میں کاغذ ایجاد کیا، جس نے میڈیا کے ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے بعد ایران میں عربوں کے داخل ہونے کے بعد

آٹھویں صدی عیسوی میں سمرقند میں کاغذ کا پہلا کارخانہ قائم ہوا اور اس کے بعد پر دور میں ذرائع ابلاغ کا عمل جاری رہا۔1566ء میں وینس شہر کے بارے میں یہ ذکر ملتا ہے کہ ایک شخص قلمی نوٹ کی مدد سے خبریں سناتا تھا اور ہر خبر سننے والے سے وہاں کا رائج سکہ "گزیٹا" وصول کرتا تھا،اسی گزیٹا سے گزٹ نام پڑا اور آج اخبارات اور بہت سے سرکاری کاغذات پر گزٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔

سولہویں صدی کے بارے میں یہ بات ملتی ہے کہ اگر انگلستان میں کوئی واقعہ ،حادثہ یا ایسا معاملہ پیش آتا جس کا تعلق عوام سے ہوتا تو حکومت نیوز شیٹ(News Sheet) کے نام سے ایک خبر نامہ جاری کر کے عوام کو اطلاع دیتی تھی،اس کے علاوہ اس عہد میں ڈرامے وغیرہ کے ذریعے واقعات کی منظر کشی کر کے ابلاغ کا فریضہ انجاد یا جاتا ہے،سنیما اور فلم کی ایجاد میں ڈرامہ کو اہم کڑی کہا جاتا ہے[3]۔

صنعتی انقلاب کے بعد میڈیا کے میدان میں زبردست تبدیلیاں واقع ہوئیں،یہاں کہ پچھلی صدی کو میڈیا کے انقلاب کی صدی قرار دیا گیا۔محیی الدین عبدالحلیم نے لکھا ہے کہ میدیا کے انقلاب کے بعد اب کوئی لمحہ چاہے رات کا ہو یا دن اس سے خالی نہیں ہوتا اور انسان بیدار ہونے کے فوراً بعد سے لے کے سونے تک میڈیا سے برابر ربطہ میں رہتا ہے،چاہے وہ سمعہ ہو یا صوتی،جس کی وجہ سے انسانی فکر اور نظریہ پر بڑا اثر پڑتا ہے[4]۔

(ج)میڈیا کی اقسام وانواع

میڈیا کی تین بڑی قسمیں ہیں؛پرنٹ میڈیا،الیکٹرانک میڈیا اور سماجی(سوشل)میڈیا۔

پرنٹ میڈیا ان تمام امور کو کہا جاتا ہے جن کی مدد سے ہم لکھ کر اپنی بات دوسروں تک پنچا سکتے ہوں،جیسے خطوط،اخبار،کتاب اور رسائل و جرائد وغیرہ

الیکٹرانک میڈیا ان تمام امور کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعے اپنی بات کو پہنچانے کے لئے برقی توانائی کی ضرورت پڑے جیسے ریڈیو،ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ[5]

واٹس اپ،ٹوئٹر،فیس بک،ٹیلی گرام،انسٹا گرام اور آئی ایم او وغیرہ سماجی(سوشل)میڈیا کہلاتی ہیں۔میکائل ڈیو نگ کے مطابق سوشل میڈیا کی جامع تعریف اور مفہوم کچھ یوں ہے:

> "The term “Social Media “refer to the wide
> range of internet based and mobile services that
> allow user to participate in online exchange,
> contribute user created content or join online

communities. This kind of internet services
commonly associated with social media[6]".

سوشل میڈیا کی اصطلاح انٹرنیٹ اور موبائیل کے ذریعے استعمال ہونے والا ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے، جو اپنے صارفین کو براہ راست تبادلہ خیال، مواد کی ترسیل اور براہ راست اداروں اور لوگوں کو مربوط رکھیں، انٹرنیٹ کی عام طور پر یہ خدمات سوشل میڈیا سے تعلق رکھتی ہے۔

(د) دعوت کے میدان میں میڈیا کی اہمیت

آج کل باطل قوتوں نے ہر جانب سے مسلمانوں کو ان کے مذہب سے متنفر کرا کے بے دین بنانے اور غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں روکنے کے لئے جہاں بہت سارے دوسرے ذرائع کو استعمال کیا ہے وہیں انتہائی تیزی کے ساتھ میڈیا کو بھی استعمال کر رہے ہیں اور اس کے ذریعے وہ اپنے باطل کی اشاعت آسانی کے ساتھ کر رہے ہیں اور اسلام کے خلاف مختلف سازشیں اور اعتراضات پورے عالم میں پھیلا رہے ہیں۔

دشمنان اسلام کا یہ رویہ ہر مسلمان کے لئے ایسا چیلنج ہے جس کا فوری اور مناسب تدارک ضروری ہے؛ تاکہ بروقت اسلام کی سازشوں کا توڑ اور اور ان کی طرف سے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات کا اہتمام ہو سکے اور اشاعت اسلام کا کام بخوبی انجام دیا جا سکے۔

ظاہر سی بات ہے کہ باطل طاقتیں جو ذرائع استعمال کر رہی ہیں ان کا جواب انہی ذرائع کو اختیار کر کے دینا وقت کا تقاضا ہے ورنہ تو اس کی مثال بالکل تو ایسی ہو جائی گی کہ میدان جہاد میں دشمنان اسلام تو میزائیلوں کا استعمال کریں اور مسلمان وہی پرانا ہتھیار تیر، تلوار، نیزہ اور برچھی وغیرہ لئے پھریں۔

اس لئے ضروری ہے کہ دشمنان اسلام جو آلات اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں اس کی روک تھام اور مسکت جواب دینے کے لئے مسلمان وہی یا اس سے بھی اعلیٰ طریقہ اختیار کریں تاکہ کامیابی ان کے قدم چوم سکے۔ اس سلسلے میں مولانا عزیز اختر قاسمی رقم طراز ہیں:

ضرورتیں ایجاد کی ماں ہوتی ہیں، جب جیسی ضرورتیں درپیش ہوئی اسی کے مطابق نئی ایجاد رونما ہوئی، گزشتہ زمانے میں ضرورتیں کم تھیں تو ایجادات بھی کم تھیں، مگر کوئی زمانہ ایجادات سے خالی نہیں ہر زمانہ میں نئی ایجادات کا وافر حصہ رہا ہے، ۔۔۔۔۔۔ میدان جہاد میں پرانے طرز کے اسلحے ناکافی سمجھ

گئے تو نئے آلات جہاد بنائے گئے اس کے علاوہ بہت سی مصنوعات وجود میں آئیں اور سب نے مقام قبولیت حاصل کیا اور صرف یہ کہہ کر رد نہیں کیا گیا کہ نئی چیزوں کا حکم کہیں شریعت میں نہیں ملتا بلکہ قرآن و حدیث سے اخذ کردہ اصول و ضوابط کی روشنی میں اس قسم کے آلات جدیدہ کے جواز کو مناسب سمجھا گیا اور بعض سلف صالحین نے اسے استعمال بھی کیا[7]۔

میڈیا کی اہمیت دینی اور ابلاغی حوالے سے بھی مسلم ہے، جس طرح میڈیا اور اس کے انواع وقسام پر عیسائیت، یہودیت، ہندوازم اور قادیانیت کے بارے میں معلومات اور اس کی نشر واشاعت کے سارے طور طریقے موجود ہیں، وہ اہل مذاہب ان مواد کی خوب تشہیر میڈیا پر کرتی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق پوری دنیا کے دس فیصد لوگ مذہبی اگراض کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال کرتی ہے[8]۔ایک سروے کے مطابق انٹرنیٹ پر ساٹھ فیصد ویب سائٹس عیسائیوں کی ہیں، جبکہ صرف نو فیصد ویب سائٹس مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں مذاہب کے ہیں[9]۔ایک سروے کے مطابق 75 فیصد انٹرنیٹ کے صارفین 14 سال سے 24 سال کے درمیانی عمر کے لوگ ہیں اور 35 فیصد صارفین تعلیم یافتہ لوگ ہیں[10]۔پس اگر اہل اسلام بھی میڈیا اور اس کے دوسرے انواع وقسام کو اپنے مذہب کے فروغ دینے، اس کی تعلیم اور اس کی نشر واشاعت اور تبلیغ کے لئے استعمال کریں اور اس میں صحیح و مستند اسلامی معلومات داخل کریں تو ان شاء اللہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے اور بے گانے سبھی اسلام سے متعارف ہوں گے اور کجروی سے مامون ہوں گے اور نئی اور اس جدید ابلاغی نظام سے مسلمانوں کو بڑی تقویت ہوں گی، دینی استفادہ اور ابلاغی مہم میں میڈیا ایک نعمت ثابت ہو گی اور یہ خیر کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو گا۔

جیسا کہ معلوم ہو چکا کہ انٹرنیٹ کے 75 فیصد صارفین نوجوان طبقہ ہے جو قبول حق کی اپنے اندر بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے اور 35 فیصد تعلیم یافتہ حضرات ہے جو کسی بھی چیز کو نفع و نقصان کے میزان پر تولنے اور حق کی تائید کرنے میں سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ[11]"

ترجمہ: ہر خیر کے کام میں حریص ہو جا جو تجھ کو نفع پہنچائے اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجز مت ہو۔

اس سلسلے میں مولانا محمد عطاء الرحمن مدنی لکھتے ہیں:

"انٹرنیٹ (اور میڈیا) آج کی دنیا میں تعلیم اور نشر واشاعت کے لئے بہت ہی کارآمد نیا ذریعہ یا سسٹم ہے، اسلام کی صحیح معلومات حاصل کرنے یا دوسروں کو فراہم کرنے کے لئے مسلمانوں کو یہ سسٹم بھی اپنانا چاہئے۔۔۔اسلامی

تنظیموں کا چاہئے کہ اسلام کے بارے میں صحیح معلومات انٹرنیٹ اور میڈیا
میں داخل کرائیں تاکہ جو مسلمان اور غیر مسلم انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات
حاصل کرتے وہ اسلام کی صحیح معلومات حاصل کر سکیں"[12]۔

حق کے متلاشی اور دین فطرت کے پیاسے اپنے مطلقب و مقصود کی تلاش میں میڈیا اور اس کے انواع واقسام کو وسیلہ بناتے ہیں، حالیہ ایک شائع شدہ رپورٹ کے مطابق امریکہ کے تقریباً ایک چوتھائی لوگ اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے انٹرنیٹ ہی کا استعمال کرتے ہیں۔ نو مسلم حضرات کے درجنوں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے کسی مسلمان دوست یا گروپ سے چیٹنگ کی وجہ سے یا کسی اسلامی ویب سائٹس سے قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتابوں کا ترجمہ پڑھ کر یا اسپر کسی داعی اور مبلغ کا بیان سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔

یہاں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ میڈیا اور اس کے جملہ انواع واقسام اسلام کی نشر واشاعت کے لئے مہمیز کا کام دے سکتی ہے اور یہ وقت کی اشد ضرورت بھی ہے لہذا اہل دانش وفکر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیا اور اس کے جملہ انواع اقسام کے ساتھ دانشمندانہ مظاہرہ کرتے ہوئے میڈیا کے اس حقیقت کو تسلیم کرکے اس کو اسلام کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جائے تاکہ زہر آلود ویب سائٹوں سے عوام الناس کو نجات دلایا جائے ان کے مکر وفریب سے لوگوں کو آگاہ کر کرے ان کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"[13]

ترجمہ: اور تمہارے درمیان ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

دوسرا حصہ: دعوت کے میدان میں میڈیا کے چیلنجز، اسباب

1۔ اینکرز اور تبلیغ اسلام

آج کل یہ وباء عام ہوتے جارہی ہے کہ میڈیا پر دین کی تبلیغ واشاعت میں وہ لوگ مصروف عمل نظر آتے ہیں جن کا کوئی باقاعدہ مذہبی تعلیم کا پس منظر نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ضروری دینی مسائل واحکام اور دعوت وارشاد کی حساسیت سے آگاہی حاصل کرچکا ہو، عموماً جو حضرات شوبز اور ایکٹنگ کے میدان نمایاں ہو وہ یہاں دینی و دعوتی پروگراموں میں بھی نمایاں نظر آتے ہیں اور انہی پروگراموں کو چلاتے ہیں۔ چونکہ یہ حضرات دینی و دعوت میدان

کے ماہر نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کا باقاعدہ اس حوالے سے کوئی تربیت ہوتی ہے، اس لئے اس سے سماجی سطح پر بہت سے مسائل جنم لیتی ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ [14]"

ترجمہ: یادرکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ،ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اسی طرح قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ [15]"

ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں، تاکہ ان کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں اور اس کا مذاق اڑائیں، ان لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل ہو کر رکھ دے گا[16]۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیعؒ صاحب رقم طراز ہے:

"آیت مذکورہ میں کے معنی اور تفسیر میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہیں اور جمہور صحابہ وتابعین اور عام مفسرین کے نزدیک عام ہے تمام ان چیزوں کے لئے جو انسان کو اللہ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈالے اور اس میں غنا اور مزامیر بھی داخل ہے اور بے ہودہ قصے کہانیاں بھی[17]"

میڈیا کے ذریعے دعوت دین اور رشد وہدایت کی نور کو عام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ داعی علم دین اور اس کے ضروری تقاضوں سے مالامال ہو، انہیں فقہ، حدیث، تفسیر اور ارتخ سے ضروری واقفیت بھی ہو، کم از کم جید علماء اور ماہرین کی نگرانی اور مشوروں سے اس کو انجام دیا جاسکے ورنہ اچھی بات دوسروں تک پہنچانے کے جذبہ میں بسا اوقات ایسی باتیں بھی آدمی شیئر کرتا ہے جو اسلامی عقائد اور اصولوں کے سراسر مخالف ہوتی ہے۔ آج اسی تناظر میں بہت سے بے سند اور سنی سنائی باتوں کو آگے بڑھادینا ایک غیر ذمہ دارانہ فعل ہے جو شرعاً جائز نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كَفَى بالمرءِ كَذِباً أن يحدثَ بِكُلِ ما سَمِع[18]"

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو بات سنے بغیر تحقیق کے اسے آگے بیان کرنا شروع کر دے۔
چنانچہ اس حوالے سے داعی مناسب تربیت بھی ہوتا کہ وہ دوسروں کی رہنمائی کرتے وقت دینی احکام و مسائل اور فضائل سے باعلم ہو، اس سلسلے میں حکیم الامت حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانویؒ صحافی کے حوالے سے لکھتے ہیں؛

> اخبار کا صحافی ہمیشہ ایسا ہونا چاہے جو تمام علوم اسلامیہ پر عبور رکھتا ہو یا کم از کم علماء سے رجوع رکھنے کا پابند ہو اور مذہب سے ہمدردی رکھنے والا ہو ورنہ ظاہر ہے کہ اخبار کی اشاعت بے دینی و بے قیدی کا ایک کامیاب آلہ ہے[19]۔

اسی سے یہ سمجھنا لینا چاہئے کہ میڈیا پر داعی کس قسم کا ہونا چاہئے، مذکورہ صحافی پر اس کو قیاس کرنا چاہئے۔

2۔باطل طاقتوں کی سرگرمیاں

اہل باطل نے اپنی نظریات کی ترویج و اشاعت کے میڈیا اور اس کے جملہ انواع و اقسام کو بہترین آلہ کار بنایا ہے، الیکٹرانک میڈیا خصوصاً انٹرنیٹ پر یہودیوں، عیسائیوں، ملحدین اور لامذہب (سیکولر) کی لاتعداد ویب سائٹس موجود ہیں، ان لوگوں نے اپنے مذہب و نظریات کے تیئں ہر طرح کی سہولت انٹرنیٹ اور میڈیا پر مہیا کر رکھی ہے۔ایسی کئی ویب سائٹس موجود ہیں جن کا کام اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلانا، شعائر اسلام کا مذاق اڑانا، عالم اسلام کی شبیہ (Image) خراب کرنا، مسلمانوں کو دہشت گرد اور انتہاء پسندی کے روپ میں پیش کرنا، قرآن کے الفاظ میں ردوبدل کر کرے اس کی موبائیل ایپ بنانا اور لوگوں کو اس کے استعمال کی ترغیب دیا، قرآن کے غلط تراجم کر کے شائع کرنا وغیرہ جیسے مکروہ اور گھناؤ کاموں کی طویل فہرست موجود ہیں۔
سوشل میڈیا کو اسلام کے خلاف آگ بھڑکانے کے واسطے خشک جنگل ہی بنا دیا گیا ہے، اس پر آئے دن نئے نئے مسائل پیدا کر کرے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جارہا ہے، کعبۃ اللہ کی بے حرمتی، پیارے آقا ﷺ کا کارٹون بنایا (نعوذ باللہ) دین دار لوگوں کا مذاق اڑانا اور یوٹیوب پر اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں ان کے ساتھ غلط تصوارات اور نظریات وابستہ کر کے بیان کرنا (اسلام فوبیا) جیسی خطرناک امور کو سوشل میڈیا کے ذریعے پڑوان چڑھایا جاتا ہے۔

میڈیا پر باطل قوتوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے اہل اسلام خصوصاً سنجیدہ اہل فکر و دانش کو میڈیا اور اس کے مختلف انواع پر مؤثر اپنی ویب سائٹس اور چینلز کا آغاز کرنا چاہئے۔ان چینلز اور ویب سائٹس کو وہ حضرات چلائے جو دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید دنیاوی علوم سے بہرہ ور ہو اور اس میدان کے لئے انہیں خصوصی تربیت دینے کا اہتمام کیا جائے۔

3۔فقہ واریت

ہر مسلک کے نمائندوں نے میڈیا کو اپنے مسلکی اور فرقہ وارانہ نظریات کا آماجگاہ بنایا ہے۔ہر مسلک کے ویب وائٹس انٹرنیٹ اور یوٹیوب پر موجود ہیں اور میدیا پر ان کی اپنی اپنی چینل باقاعدہ چل رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے باہمی اختلافات اور نظریاتی جنگ میڈیا کی اسکرینوں پر آجاتی ہیں اور اس کی تشہیر کی باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے، جس سے عوام الناس کے ذہنوں میں مذہبی لوگوں کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہو جاتی ہے، عوام بھی ان مسلکی سوچ اور نظریات میں بٹ جاتی ہے۔اس کے علاوہ کئی چینل اور ویب سائٹس پر قادیانیت کی مہم زور و شور سے جاری رہتی ہیں اور ان چینلوں اور ویب سائٹس کے ذریعے اہل اسلام کے دلوں میں شکوک وشبہات بڑھائی جانے کی کوشش ہر وقت ہوتی رہتی ہیں اس کے علاوہ وہ چینلز اور ویب سائٹس مختلف مسلکوں کے اختلافات کو اچھال اچھال کر بیان کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کو مسلکی اور فرقہ ورانہ سوچ میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

مختلف مسلکوں کے موجود چینلز اور ویب سائٹس کو فرقہ ورانہ اور مسلکی تعصبات سے ہٹا کر اس کو خالص اسلام اور اہل اسلام کی فائدوں کے لئے بروئے کار لایا جائے۔ان کو ریاستی قوانین اور نظم کا پابند بنایا جائے اور اس کے لئے مناسب اور مؤثر قانون سازی بھی کیا جائے تاکہ ان چینلز سے فرقہ ورانہ نفرتوں کو مٹایا جائے اور انہیں اسلام اور اہل اسلام کے لئے مفید اور مؤثر استعمال میں لایا جائے۔

4۔وقت کی ضیاع

میڈیا اور اس کے انواع واقسام کا ایک بڑا فائدہ وقت کا ہوا ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام انجام دیا جاسکتا ہے، مگر فی الحقیقت یہ عجیب بات ہے کہ میدیا اور انس کے انواع واقسام ہی وہ آلات ہیں جس سے سب سے زیادہ وقت ضائع کیا جاتا ہے، بعض لوگوں نے تو انٹرنیٹ کی تعریف ہی ان الفاظ سے کی ہے :

"انٹرنیٹ وقت ضائع کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے[20]"

میڈیا اور خصوصاً انٹرنیٹ پر اتنا مواد پڑا ہے کہ انسان صرف اپنی ضرورت پر اکتفا نہیں کرپاتا، اگر کوئی ایک بار اس میدان میں قدم رکھتا ہے تو پھر اس کے جال میں پھنستا جاتا ہے، اس کی نحوست سے لوگ نماز، تلاوت کلام

پاک اور دینی تعلیم سے کوسوں دور ہوتے جارہے ہیں، یہاں تک کہ بعض نوجوان تو اپنے والدین اعزاء واقرباء کے لئے بھی وقت نہیں نکال پاتے، گویا میڈیا اور انٹرنیٹ ایسا قذاق ہے جو بڑی آسانی کے ساتھ انسانوں سے سب سے قیمتی سرمایہ (وقت) لوٹ رہاہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمارسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"نعمتان مغبونٌ فيهما كثيرٌ من النَّاس الصحَّةُ والفراغُ[21]"

ترجمہ: دو نعمتیں ہیں جس میں بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں؛ صحت اور وقت۔

میڈیا اور اس کے اقسام تو آج کل نوجوانوں کا سب سے محبوب مشغلہ بن چکا ہے، بعض اوقات یہ نسل انتہائی ایمان سوز چیزوں کا شکار ہورہے ہیں۔ واٹس اپ، فیس بک اور ویڈیو گیمز وغیرہ تفریحی امور کی لت بچوں کی ذہنوں کو تعلیمی میدان سے غافل کررہی ہے جس کی وجہ سے ان کا مستقبل المناک ہوتا جارہاہے اور بھی بہت سارے غلط راہیں ہموار ہونے کی وجہ سے کی وجہ سے یہ معصومیت کے پھول عنفوان شباب میں قدم رکھنے سے قبل ہی مرجھارہے ہیں۔

5۔ منکرات کی آماجگاہ

میڈیا خصوصاً سوشل میڈیا اس کی اہمیت اور اہم بے شمار فوائد کے ساتھ ساتھ منکرات کی آماجگاہ بھی ہے، ان کی مثال سمندر جیسی ہے جس میں ہر قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں، مفید اور تکلیف دلانے ولای دونوں، ان میں ایک طرف فحاشی کا بازار گرم ہے تو دوسری طرف یہ منکرات کی گندی نالی بھی ہے، جیسے گانے موسیقی، کھیل کود، کھلاڑیوں اور فلمی اداکاروں کے حالات، لغو کہانیاں اور افسانے اور غلط قسم کے ویڈیو گیمز وغیرہ ان تمام لغویات کا اتنا سمندر رہے کہ آج تک جتنے بھی گانے فلمیں، کھیلوں کے میچز اور ویڈیو گیمز بنائے گئے ہیں وہ سارا مواد انٹرنیٹ پر موجود ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جو انٹرنیٹ پر بہت زیادہ سرچ کی جاتی ہیں اور شریعت کی روسے اگر دیکھا جائے تو ان میں سے ہر چیز بذات خود ایک گناہ اور عبث ولایعنی کام ہے، حضرت علی بن حسین سے مروی ہے:

"مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ المرءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ[22]"

ترجمہ: آدمی کی اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑدے جو ان سے غیر متعلق ہو۔

انٹرنیٹ ان تما چیزوں کا مجموعہ ہے، دوسری جانب فلمی اداکاروں، کھلاڑیوں اور فساق کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان کے بارے میں دلچسپی لینا ان سے محبت کی دلیل ہے اور محبت کے سلسلے میں حدیث میں ہے کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں:

"المرء مع من أحب[23]"

ترجمہ: انسان کا (حشر) اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

داعی کو چاہئے کہ ان تمام امور کو ایسے انداز میں ایڈریس کرنا چاہئے کہ وہ کسی کی دل آزاری اور توہین پر مشتمل نہ ہو، کسی غلط کام کو ختم کرنے کے لئے غلط طریقہ نہیں اپنانا چاہئے سنجیدگی اور شائستگی کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے باطل نظریات سے توبہ کرنے کے بجائے الٹا اسلام اور شعائر اسلام کی توہین پر اتر آئے، یہی چیز دعوت کے لئے سم قاتل بن کر ظاہر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[24]"

ترجمہ: اے مسلمانو! جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں، تم ان کو برا نہ کہو، جس کے نتیجے میں یہ لوگ جہالت کے عالم میں حد سے آگے بڑھ کر اللہ کو برا کہنے لگیں۔

شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے میڈیا کو تفریحی اور مزاحیہ (Entertainment) پروگرام بھی پیش کرنا چاہئے، جس میں جھوٹ، برائی، بے حیائی، کسی کی دل آزاری اور بد اخلاقی کا عنصر شامل نہ ہو، اس کا بہترین اسوۃ خود رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا:

" إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا[25]"

ترجمہ: آپ ہم سے مذاق بھی فرمالیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مگر حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

6۔ جھوٹ اور افتراپردازی (BLACK MAILING)

میڈیا اور اس کے انواع واقسام نے جھوٹ افتراپردازی جیسی مہلک بیماری کو جہاں انتہائی آسان بنادیا ہے وہاں اس میں بے پناہ اضافہ بھی کر دیا ہے، کسی سے جان چھڑانے، کسی کی تشہیر و ناموری کو نقصان پہنچانے، لوگوں کی نظروں میں اس کو گرانے، کسی شخص سے مخصوص مفادات کے حصول کے لئے وغیرہ کا آسان طریقہ یہی ہے کہ انہیں میڈیا پر بلیک میل کیا جائے۔ ان کے خلاف جھوٹ کا پروپیگنڈا کیا جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ"[26]

ترجمہ: لہذا بتوں کی گندگی اور جھوٹ بات سے اس طرح بچ کر رہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

" إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"[27]

ترجمہ: بندہ بغیرہ سوچ وسمجھ کے اپنی زبان سے کوئی کلمہ نکالتا ہے اس کی وجہ سے جہنم میں اتنا دور چلا جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

7۔ سیکولرازم اور روشن خیالی کا فروغ

روشن خیالی کا اصطلاح میڈیا کے میدان میں وسیع مفہوم رکھتا ہے، یہ اصطلاح میڈیا کے لئے بہت کارآمد ہے اور ان سے وہ مقاصد حاصل کرتے ہیں جس کا براہ راست اسلام اور اہل اسلام پر حملہ ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اہل السلام کے درمیان تفریق ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں؛ مسلمانوں کے ایک گروہ کو اعتدال پسند اور دوسرے کو متشدد، ماؤف الذہن اور سحر زدہ(Brain washed) کہا جاتا ہے، متشدد کی اصطلاح بھی ان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے دین وشریعت پر مکمل عمل کرنے کا قائل ہو اور اعتدال پسند کو مسلمان بھائی جو بعض دینی اعمال کے کرنے میں کوتاہی کرتا ہو، لہذا اعتدال پسندی کے نام پر دھیرے دھیرے اسلام کے خلاف زہر اگلتا ہے۔

اعتدال پسندی کے ہتھیار استعمال کرنے کے بعد میڈیا آرام سے نہیں بیٹھتا بلکہ ان اعتدال پسند گروہوں کو روشن خیالی کا راگ آلاپنے کی کوشش کرتے ہیں، روشن خیالی ایک مخصوص سوچ، نظریہ اور رویوں کا نام ہے، جو بظاہر انتہائی دلفریب اور خوشنما نعرہ ہے، جس کا پوشیدہ مقصد اسلام اور اہل اسلام کے خلاف زہر اگلنا اور ان کے خلاف باقاعدہ کمپین اور مہم چلاتے ہیں، روشن خیالوں کو مہذب، معتدل وغیرہ باور کراتے ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کو اجڈ، گنوار وغیرہ۔

روشن خیالی کے دلدل کے بعد وہ گروہ یا شخص سیکولرازم کی طرف مائل ہوتا ہے اور میڈیا اسی کی وکالت شروع کرتا ہے۔ میڈیا پر ایسے لوگوں کو بٹھاتے ہیں کہ وہ دین اور دنیا کی تفریق کے حق میں بولتے ہیں، اس پر بودے دلائل دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن پاک نے اس روّیے کی وضاحت بھی کی اور اس کی مذمت بھی فرمائی، ارشاد ہے:

" إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا- أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا [28]"

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے اور کہتے ہیں کہ کچھ (رسولوں) پر تو ہم ایمان لاتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں اور اسی طرح وہ چاہتے ہیں کہ (کفر اور ایمان کے درمیان)ایک بیچ کی راہ نکالیں۔ایسے لوگ صحیح معنی میں کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تیسرا حصہ: میڈیا کو دعوت کے میدان میں بطور آلہ مؤثر استعمال کا لائحہ عمل

رسول اللہ ﷺ نے مختلف طریقوں سے امت کو اسلام کی دعوت دی، کبھی آپ نے کوہ صفا کے دامن میں لوگوں کو جمع کرکے ایمان دعوت دی، کبھی آپ ﷺ نے اس مشن کے لئے طائف کا سفر کیا اور سخت اذتیں برداشت کیں،دعوت کے سلسلے میں بادشاہوں کو خطوط بھیجے،دُعاۃ روانہ کئے، کبھی تقریر و خطابت،شاعری،مباہلہ ،مناظرہ اور موعظت حسنہ سے اسلام کی تبلیغ کیں اور اگر بات سیف وشمشیر کی آئی تو تو راہ حق میں خون بہانے سے بھی گریز نہیں فرمایا۔آپ ﷺ کے بعد آئمہ سلف اور علماء راسخین نے اسی طرح دعوت کے میدان میں متنوع طرق اپناتے ہوئے فریضہ دعوت ادا کیا تھا،اس کے بعد دعوت کے میدان میں ہر زمانے کے جائز و ممکن طریقے کو اختیار کیا گیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہمارے سامنے کوئی ایسا طریقہ ہو جس کے ذریعے بطریق احسن اس فرض کو ادا کر سکتے ہیں اور وہ بذات خود ممنوع نہ ہو تو دعوت دین کے لئے اس طریقہ کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اگر کہیں ایسی صورت حال ہو گئی ہو کہ دوسرے طریقوں کی بنسبت اس کی طرف ہی لوگ زیادہ متوجہ ہوتے ہوں تو اس کا استعمال مندوب و مستحسن ہوگا۔ذیل میں میڈیا اور اس کے مختلف انواع واقسام کو دعوت کے میدان میں مؤثر استعمال کے لئے لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔

(الف)الیکٹرانک میڈیا اور دعوتِ اسلام

ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن میڈیا کا ایک مؤثر آلہ ہے، یہ بیک وقت انسان کی دو حسی قوتوں آنکھ اور کان کو مشغول رکھتا ہے، گھر کے تمام افراد بچے جوان، بوڑھے مرد اور عورتیں سبھی ایک ساتھ دیکھتے ہیں، اس میں ڈرامے، فلم، کھیل کھو، تفریحی پروگرام، تلاوت قرآن کریم اور تاریخی ومذہبی سیریل سبھی پیش کئے جاتے ہیں۔

چونکہ ٹی وی سے ہر شخص وابستہ ہے اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر اس پر لوگوں کو اسلام کی دعوت پھیلانے کے لئے مختلف چینلز بنایا جائے اور ان چینلوں پر اسلامی دعوت کے مناسب اور موضوع مواد شامل کیا جائے اور ان کا بہتر استعمال ہو تاکہ ان کے ثمر آور نتائج برامد ہو سکے، اس غرض ومقصد کو حاصل کرنے لئے چینلوں کو درجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہئے۔

1. خبروں کی بنیاد تحقیق اور حوالہ پر رکھی جائے، بلا تحقیق اور بلا حوالہ خبروں کی اشاعت نہ کی جائیں۔
2. کوئی بھی خبر یا کوئی بھی بات دل خراش انداز میں پیش نہ کی جائے۔
3. ایسی شی جو شرعاً حرام ہو اس کی اشاعت سے گریز کیا جائے۔
4. پروگرام پیش کرنے والے داعیانہ اور واعظانہ جذبے سے سرشار ہونا چاہئے۔
5. پروگرام پیش کرنے والا داعی عالم وفاضل، ماہر اور تربیت یافتہ ہو۔
6. داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ بین الاقوامی زبانوں پر مکمل یا کم از کم ضرورت کے درجہ میں عبور رکھتا ہو۔
7. اسلامی تعلیمات پر ہونے والے ہر قسم یلغار اور اعتراضات کا انتہائی سنجیدگی ومتانت، عالمانہ اور محققانہ جواب دیا جائے۔
8. طلبہ اور طالبات اور نوجوانوں کو تعلیمی، دینی اور تعمیری مقاصد کے لئے ایک مختصر وقت ان ذرائع سے استفادہ کے لئے مخصوص کر لینا چاہئے۔

انٹرنیٹ

انٹرنیٹ نہ تو کوئی سافٹ ویئر ہے اور نہ ہی کوئی ہارڈ ویئر بلکہ یہ ایک ایسے نیٹ ورک کا نام ہے جس میں ہزاروں لاکھوں کمپیوٹر نیٹ ورکس شامل ہوتے ہیں، جب گھر یا دفتر میں دو تین کمپیوٹر اکٹھا کیا جاتا ہے تو وہ لوکل ایریا نیٹ ورک کہلاتا ہے، پھر جب ان کمپیوٹرز کو دنیا کو اور بھی بہت سے کمپیوٹرز سے جوڑ دیتے ہیں تو وہ انٹرنیٹ ورک بن جاتا ہے اور یہ ایک ایسا عالمی نظام ہے کہ اس میں معلومات کے خزانے بھرے پڑے ہیں جسے جب چاہے اور جو چاہے حاصل کر سکتا ہے[29]۔

انٹر نیٹ آج کے زمانے کا سب سے اہم ذریعہ ابلاغ ہے، جس کی حیثیت اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے وسیلہ وذریعہ ہے، یہ ملکوں اور خطوں کی حد بندیوں سے آزاد اور مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے۔انٹرنیٹ کا استعمال جہاں بہت سارے مقاصد کے لئے ہوتا ہے وہیں مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کا استعمال بکثرت ہورہا ہے؛اسی لئے آج ہر مذہب اور ہر مکتبہ فکر والے اپنے افکار و نظریات کو پھیلانے اور دنیا پر اپنی ثقافت اور تہذیب کو عام کرنے کے لئے انٹرنیٹ کو مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔انٹرنیٹ صرف اپنے خیالات اور مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا ایک آلہ ہے،اس پر باطل اقوام کی اجارہ داری قائم ہونے کی وجہ سے اس کے اکثر پروگرام، اسلام مخالف نظر آتے ہیں۔ لیکن صرف اسی بنیاد پر اسے شجر ممنوع قرار دینا درست نہیں ہو سکتا۔انٹرنیٹ کی اہمیت کے حوالے سے مولانا شعیب عالم لکھتے ہیں:

> انٹرنیٹ کی حیثیت اب "لسان العصر" کی سی ہوگئی ہے؛اس لئے دعوت کے میدان میں انٹرنیٹ کا منصوبہ بند اور دانش مندانہ استعمال وقت کی ضرورت بن گیا ہے،اگر ہم نے یہ ضرورت نہ پوری کی تو اس کے بھیانک نتائج ہمیں صدیوں بھگتنے ہوں گے۔۔۔[30]

انٹرنیٹ کو دین کی ابلاغ و تشہیر کئے لئے درجہ ذیل طریقوں سے مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

1. اسلامی مواد اور صحیح و مستند معلومات پر مشتمل کئی ویب سائٹس بنانا،اور وقتاً فوقتاً ان کو آنے والے تمام ضروریات سے آراستہ کرنا
2. ان ویب سائٹس پر عربی،اردو،انگریزی،فرانسیسی اور فارسی وغیرہ زبانوں پر مشتمل الگ الگ لائبریریاں قائم کرنا
3. ابلاغی تقاضوں کے تناظر میں ان پر مؤثر اور مدلل لیکچرز ڈاون لوڈ کرانا اور سامعین کے حلقہ و تعداد کو بڑھانا،سامعین کی مزید علمی پیاس و تشنگی بجھانے کے لئے ان سے مکالمہ کا اہتمام کرنا،ان کے اعتراضات کا ازالہ کرنا،ان کے سوالوں کا جواب دینا
4. دعوتی اور دینی میں دعاۃ کی دعوتی سرگرمیوں اور ان کی کارگزاروں کو ان ویب سائٹس پر سامعین کی مزید راہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لئے اپ لوڈ کرتے رہنا

(ب)سوشل میڈیا اور دعوتِ اسلام

واٹس اپ(WHATS APP)

اس ترقی یافتہ دور میں سوشل میڈیا کا کردار مسلم ہے، سوشل میڈیا نے اس دور کو بام عروج پر پہنچادیا ہے اور اسی کی بدولت دنیا ایک قصبہ (Global Village) میں تبدیل ہو چکا ہے۔ موبائیل میں نیٹ کی سہولت دستیاب ہونے کے باعث لوگ بڑی تعداد میں سوشل میڈیا کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ سوشل میڈیا ہماری زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہوتا جارہا ہے، خبروں اور معلومات کے لئے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں ،سوشل میڈیا انٹرنیٹ سے جڑا ایک ایسا نیٹ ورک ہے جو افراد اور اداروں کو ایک دوسرے سے مربوط ہونے، خیالات کا تبادلہ، پیغام کی ترسیل اور انٹرنیٹ پر موجود دیگر چیزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے،

واٹس اپ سوشل میڈیا کا معروف ترین ایپ ہے، یہ ایپ آپس کے تعلقات کا مؤثر ترین ذریعہ بن چکا ہے ،اس کا اثر اتنا وسیع ہو چکا ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کا نفوذ اس درجہ ہے کہ اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ، یہ ایک بہتا سمندر ہے کہ اس میں ہیرے و موتی بھی موجود ہیں اور خس و خاشاک بھی، اس میں صاف و شفاف پانی بھی انڈیلا جاتا ہے اور گندا و بدبودار فضلہ بھی، اس سے دینی، اخلاقی، تعلیمی اور ابلاغی نقطہ نظر سے مفید چیزیں بھی پہنچائی جاسکتی ہے اور انسانی واخلاقی اقدار کو تباہ کرنے والے مواد بھی۔

واٹس اپ نفع کے اعتبار سے بھی بہت مفید ہے، جیسے آج خط و کتابت کے مقابلے میں واٹس اپ کا رابطہ آسان اور محفوظ ہو گیا ہے اور اندرون و بیرون ملک میں پھیلے دوست احباب و رشتہ دار سے سیکنڈوں میں رابطہ کر سکتے ہیں، اور اکثر ایسا ہوتا ہے ابھی نیوز چینل نے وہ خبر نہیں دکھائی ہے اور واٹس کے ذریعے وہ خبر ہم تک پہنچ جاتی ہے، اسی طرح اس سے قرآن و حدیث کی شیئرنگ اور عقیدے کی درستگی کا کام بھی کیا جاسکتا ہے، تعلم و تفریح اور معاشرے کو متحرک بنانے کے ساتھ مشکل حالات میں مدد کے امکان کا سبب بھی ہے۔ واٹس اپ پر دعوت دین کو مؤثر طریقے پر پھیلانے کے لئے درجہ ذیل امور اپنانا چاہیئے۔

1. دینی و دعوتی گروپ بنا کر اس میں مؤثر ابلاغی مضامین کا انتخاب کر کرے بھیجا جائے۔
2. ابلاغی مضمون جامع، واضح، دلآویز اور دلنشین ہونی چاہیئے۔
3. مناسب دعوتی کتب اور مواد کا انتخاب کر کرے گروپ میں شامل صارفین کو بھیجنا چاہیئے اور انہیں ان کی مطالعہ کی ترغیب و تحریص دینا چاہیئے۔
4. واٹس گروپوں کے ذریعے خواتین و حضرات کے لئے دعوتِ دین کی تیاری کے لئے تربیتی کورسس شروع کرنی چاہیئے۔

5. بچوں، جوانوں، بوڑھوں اور عام مسلمانوں میں ان کی ضروریات کے لحاظ سے دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کے لئے آسان شکل میں استعمال کیا جائے۔
6. وعظ و تبلیغ کے سلسلے میں مختلف علماء اور اسکالر سے مؤثر اور دلنشین ویڈیوز بنانا جو عمل پر آمادہ کرے، واٹس ایپ پر شیئر کرنا چاہئے۔

یہ تمام کام اسی جذبے کے ساتھ سرانجام دینا چاہئے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون ہے، جس کا حکم قرآن مجید نے دیا ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى[31]"

اور نیکی و تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

فیس بک (FACEBOOK)

فیس بک سوشل میڈیا کے نیٹ ورک کا ایک جزء لاینفک ہے۔ آج کی دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سائٹس میں فیس بک کا شمار ہوتا ہے اور اسے سوشل میڈیا کا بہت بڑا ہتھیار مانا جاتا ہے، فیس بک آج کل کسی بھی قسم کی خبر یا اطلاع کی اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے، دنیا کے کسی بھی گوشے میں ہونے والا کوئی بھی واقعہ سیکنڈوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ فیس بک کو 2004ء میں "مارک ڈوکر برگ" نے ہارورڈ یونیورسٹی کے دو طلبہ ڈاسٹن موسکوویٹز اور کریز ہیوز کے تعاون سے ایجاد کیا، جس میں تقریباً 45500 ملازمین ہیں، اس وقت پوری دنیا کے تقریباً ساڑھے تین ارب افراد اس کا استعمال کر رہے ہیں[32]۔ فیس بک اسلامی اقدار اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کا بہت مفید ذریعہ ہے، اس کے ذریعے اشاعت اسلام نہایت آسان اور دوررس نتیجہ کا حامل ہے، اس کے ذریعے کروڑوں لوگ اسلام کی حقانیت سے بیک وقت آشنا ہو سکتے ہیں۔

لیکن فیس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ وہ جھوٹی خبر پھیلانے کا مضبوط ذریعہ بن گیا ہے، جس کی وجہ سے خبروں پر اعتماد کرنا مشکل ہو گیا ہے، بہت سی باتیں بغیر تحقیق کے اس میں ڈال دی جاتی ہے، جبکہ قرآن کریم نے بلا تحقیق کسی بات کو آگے پہنچانے سے منع کیا ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ[33]"

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔

اسی طرح غلط ویڈیوز، آیڈیوز یا غلط تحریرات وغیرہ پھیلانے والوں کی ہمت افزائی کرنا یا بے حیائی پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا ان کے ساتھ گناہ میں شرکت اور برائی کو روکنے کے بجائے برائی اور بے حیائی کی طرف دعوت دیتا ہے، ہمیں ان کے غلط استعمال کو روکتے ہوئے اسلام کی نشر واشاعت میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔ فیس بک پر مؤثر دعوت کی نشر اشاعت کے لئے درجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہئے۔

1. ہر داعی، فاضل وعالم اور ماہر کا فیس بک پر اپنی الگ الگ آئی ڈیز ہونی چاہئے تاکہ وہ دعوت کا کام سرانجام دے سکے۔
2. زیادہ سے زیادہ دوست اور احباب کو اس کی ترغیب دینا چاہئے تاکہ دعوتی کام فیس بک پر غالب رہے، اور ہر کو پہنچ سکے۔
3. دلنشین ویڈیوز، آیڈیوز، قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر وغیرہ جیسے دعوتی مواد پر مشتمل ہونا چاہئے۔
4. فیس بک پر یہ کوشش از بس ضروری ہے کہ دعوتی اسلوب سنجیدہ ہونا چاہئے۔
5. زیادہ سے زیادہ مختلف سرکاری اداروں، طلبہ، اساتذہ کرام اور ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد تک دعوتی پیغام پہنچنا چاہئے۔

ٹویٹر (TWITTER)

ٹویٹر ایک امریکی مائیکرو بلاگنگ ویب سائٹس ہے، اس ویب سائٹس پر آپ اپنی رائے کا اظہار ایک سو چالیس حروف میں کر سکتے ہیں، اس پر کوئی بھی شخص اپنی پسند کے اداروں، شخصیات اور کئی دوسری پسند کے چیزوں پر نظر رکھ سکتے ہیں، یہ دنیا میں ہونے والے واقعات پر نظر رکھنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔

ٹویٹر نے اپنی مختصر میسج کی بناء پر سیاستدانوں، سماجی کارکنوں، مختلف میدانوں میں سرگرم اداروں اور فلمی اداکروں وغیرہ میں بڑی تیزی سے مقبولیت حاصل کرلی ہے، یہ سائٹس نئے لوگوں سے ملنے، ان سے دوستی کرنے ان کے پیغامات دیکھنے اور ان پر تبصرہ کرنے جیسی سہولیات فراہم کرتی ہے۔

ٹویٹر عالمی شہرت یافتہ سوشل میڈیا مانا جاتا ہے، ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنے اور ایک دوسرے سے جڑنے کا موقع فراہم کرتا ہے، ٹویٹر پر مؤثر طرز پر دعوتِ اسلام کی نشر اشاعت کے لئے درجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہئے۔

1. ہر داعی، فاضل وعالم اور ماہر کا فیس بک پر اپنی الگ الگ آئی ڈیز ہونی چاہئے تاکہ وہ دعوت کا کام سرانجام دے سکے۔

2. فیس بک کے مقابلے میں ٹویٹر صارفین زیادہ سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں لہذا داعی کو انتہائی متانت اور سنجیدگی سے دعوت کا واعظانہ اور ناصحانہ اسلوب اختیار کرنا چاہیئے۔
3. اسلام پر کیئے جانے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینا چاہیئے۔
4. روزانہ کی بنیاد پر داعی دعوت دین کے غرض سے ایک جامع، واضح اور دلنشین پیغام شئیر کرنے کا اہتمام کرے۔
5. داعی کو اپنی میدان دعوت کے حدود اور طریقہ کار کا تعین کرنا چاہیئے، ٹویٹر پر ہر ایک سے الجھنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

ٹیلی گرام(TELEGRAM)

یہ ایپ بالکل واٹس ایپ جیسا ہے؛ بلکہ واٹس کی کافی ہے، جب سے فیس بک نے واٹس ایپ نے خریدا فیس بک کی پالیسیوں سے نالاں کچھ لوگوں نے واٹس ایپ استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے اور وہ ٹیلی گرام پر چلے گئے ہیں، ٹیلی گرام واٹس ایپ سے اپڈیٹڈ(Updated)ورژن ہے، مارچ 2013ء میں اس کا آغاز ہوا[34]۔ اس میں بہت سی وہ چیزیں ہیں جو واٹس میں نہیں ہے، مثلاً خفیہ بات چیت جس میں پڑھنے والے میسج پڑھنے کے کچھ دیر بعد خود ہی غائب ہو جاتے ہیں، ٹیلی گرام میں میسج فوراً پہنچ جاتا ہے درمیان میں رُکتا نہیں، جبکہ واٹس ایپ میں میسج کبھی درمیان میں رک بھی جاتا ہے۔ ٹیلی گرام کے ذریعے دعوت دین کے کام میں درجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

1. ٹیلی گرام کے ذریعے دینی اصلاحی تقاریر اور بیانات آسانی کے ساتھ بھیجے جاسکتے ہیں۔
2. قرآن کریم، کتب تفاسیر، احادیث مبارکہ، فقہ اور دینی و اصلاحی کتب کا بھیجنا انتہائی آسان اور مفید ہے۔

یوٹیوب(YOUTUBE)

یوٹیوب ویڈیو پیش کرنے والا ایسا سوشل نیٹ ورک ہے جہاں صارفین اپنی ویڈیو شامل کر سکتے ہیں، یوٹیوب انگریزی زبان کے علاوہ 16 سے زائد زبانوں میں سہولیات فراہم کرتی ہے۔ یوٹیوب پر پیش کردہ بیش تر مواد انفرادی طور پر اس کے صارفین کی جانب سے ڈالے جاتے ہیں، غیر مندرج صارفین یوٹیوب پر ویڈیوز دیکھ سکتے ہیں جبکہ مندرج صارفین کو لامحدود تعداد میں ویڈیو پیش کرنے کی اجازت ہے۔

یوٹیوب کو اشاعت اسلام کا ذریعہ بنانا آسان اور ممکن ہے۔ یوٹیوب کے ذریعے دعوت دین کے کام میں درجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

1. دلنشین ویڈیوز، آڈیوز، قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر وغیرہ جیسے دعوتی مواد پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

2. یوٹیوب پر یہ کوشش ازبس ضروری ہے کہ دعوتی اسلوب سنجیدہ ہونا چاہئے۔
3. زیادہ سے زیادہ مختلف سرکاری اداروں، طلبہ، اساتذہ کرام اور ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد تک دعوتی پیغام پہنچنا چاہئے۔

خلاصۃ ونتائج البحث

اسلام آخری دعوتی دین ہے۔ ہر حال، ہر ماحول اور ہر خطہ و قوم میں دعوت کا اپنا منفرد اسلوب اور مزاج رکھتی ہے۔ اسلام کے ابدی اور سرمدی پیغام کو آگے پہنچانے کے لئے میڈیا کو کس طرح مؤثر استعمال میں لایا جائے، میڈیا کو کس طرح خیر کا آلہ بنایا جائے اس لئے یہ وقت کا تقاضا ہے کہ میڈیا پر صاحب علم وفراست اور سنجیدہ طبقات کو منظّم انداز میں تربیت کر کے لایا جائے تاکہ میڈیا کے ذریعے اسلام کی دعوت اور روشنی کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔

میڈیا اپنے تمام انواع اور اقسام کے لحاظ سے بذات خود شر کا حامل ہے اور نہ ہی خیر کا حامل، اس میں خیر و شر کے دونوں پہلو آسکتے ہیں جن کا دار و مدار اس کے استعمال پر ہے۔ میڈیا کو کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے مؤثر طریقے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میڈیا پر ہر گروہ اور جماعت کے نمائندے موجود ہیں جو اپنے اپنے مقاصد کے لئے میڈیا کو استعمال کر رہا ہے۔ آج اگر ایک طرف میڈیا سے گلے شکوے کئے جا رہے ہیں یا باالفاظ دیگر اس پر شر غالب آنے کی نوحہ کر رہے ہیں تو دوسری طرف اسی میڈیا نے لوگوں کو اپنے مقاصد سے قریب تر لانے کے لئے انتہائی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔

دنیا کے کسی بھی کام کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کے ضروری مبادیات میں مکمل مہارت حاصل کی جائے، پھر منصوبہ بند طریقہ پر پوری حکمت علمی اور مستعدی کے ساتھ ان پر عمل درآمد کیا جائے، میڈیا کے ذریعے جہاں اسلام کی نشر اشاعت کرنا ہر کس و ناکس کا کام بن گیا وہاں یہ اپنی اندر بہت نزاکت بھی لئے ہوئے ہیں، یہ دو دھاری تلوار کی مانند ہے، اس پر جہاں معلومات اور تحقیقات کا خزانہ ہے، وہیں بے حیائی فحاشی اور عریانیت کا بھرپور مواد بھی موجود ہیں، لہذا میڈیا کا استعمال انتہائی احتیاط سے کرنا چاہئے، میڈیا پر اسلام کی نشر واشاعت کے داعی کے لئے اخلاص نیت، عقیدہ وایمان کی درستگی وپختگی، خوش اخلاقی, عالمی زبانوں میں مہارت، دینی اور دنیوی علوم کا حسین امتزاج اور احساس ذمہ داری جیسے اعلیٰ صفات سے متصف ہونے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صبر و تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر ہو، خدا سے ڈرنا، نظروں کی حفاظت کرنا اور جذبات وخواہشات کو قابو

میں رکھنا اس کی فطرت بن گئی ہو،اس کے بغیر دعوت کے لئے میڈیا کا استعمال خود اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ [35]"

ترجمہ: اور اگر تم نے صبر اور تقویٰ سے کام لیا، تو یہی کام بڑی ہمت کے ہیں (جو تمہیں اختیار کرنے ہیں)

تجاویز وسفارشات

- اسلام دعوتی دین ہے لہذا کسی بھی شعبہ کو دعوت کے میدان سے خالی نہ ہونا چاہئے۔
- عصر حاضر میں میڈیا کا کردار ذہن سازی میں بہت نمایاں ہے، اس کے اثرات بہت وسیع ہے، لہذا میڈیا کو مؤثر طریقے سے دعوتِ دین کے لئے استعمال کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- میڈیا اور اس کے انواع واقسام خصوصاً سوشل میڈیا انتہائی سحر انگیز ہے، اسے بطور آلہ دعوتِ دین سے لئے استعمال کرنا وقت کی آواز ہے۔
- ٹی وی چینلز، انٹرنیٹ، یوٹیوب اور دوسرے انواع پر دعوت کے ویب سائٹس اور شعبے ہونے چاہئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی وحوالہ جات

[1](تفصیل کے لئے لنک ملاحظہ فرمایئے، تاریخ رسائی:01/12/2020)Https://Threemtariq.Wordpress.Com

[2] Robert B. Kozma, *Learning With Media*, Publisher: American Educational Research Association, Vol61, No02, P180

[3]ماہنامہ ترجمان جمیعۃ، مضمون مولانا عبدالباری قاسمی، شمارہ فرقری 2017ء، نئی دہلی: جامعہ نگراو کھلا، ص 79،80

Mah'naạmh Tar'jumān Jamyth , Maḍ'mūn Maw'lāna ʿAb'da Ạl-bạry Qāsmy, Sẖmạarh Frqry 2017ʾ , New Dehli Jạmia Nagra wukhLa, Ṣ80 , 79

[4]قاسمی، محمد جمال الدین، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ، احکام ومسائل، حیدرآباد، انڈیا، جامعہ اسلامیہ سن اشاعت 2017ء، ص 249

Qạsmy , Muḥamād Jamāl Ạl-dyn , Internet Ạwr Jadyd Dẖarāyỉ Ạblạgẖ, Ạḥḳam Wa-Masāyỉl, Ḥaider Ậbād, India , Jạmʿia Islạmia Sun Ạsẖạʿt 2017ʾ, Ṣ249

[5](تفصیل کے لئے لنک ملاحظہ فرمایئے، تاریخ رسائی:01/12/2020)Https:/Ur.M.Wikipedia.Org.Com

[6] Michael Dewing, Social Media: An Introduction, Publisher: Canada, Ottawa, Library Of Parliament,2012, P02

[7] قاسمی، مولانا عزیز اختر، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ، دہلی: ایفا پبلی کیشنز سن اشاعت جون 2004ء، ص 88

Qạsmy , Mawãlānā ʿAziz Akẖtr, Internet Ạwr Jadyd Dẖarāyỉ Ạblạgẖ , Dahli ẠyFạ Publication Sunã Ạsẖạʿt June 2004, Ṣ88

[8] ابراہیم بن عبد الرحیم عابد، وسائل الدعوة الى الله في شبكة المعلومات الدولية الانترنيت، سن اشاعت صفر 1429ھ، ص 269

Ibrahim B'N ʿAb'du Ạl-Rahim Abid, Wasāyỉl Ạldʿwth Ạly Ạllah Fy Sẖbḵth Ạl-Ma'lūmāt Ạl-Dwlyth Ạl-Intrnet , Sun Ạsẖạʿt Ṣafar 1429 h , Ṣ269

[9] احمد محمود ابو زید، الدعوة الاسلامية عبر الانترنيت، سن اشاعت ربیع الاول 1229

Ạḥ'mad Maḥ'mūd Ạb'u Zayed, Ạl-Dawth Ạl-Islạmia Ib'ra Ạl-Internet , Sun Ạsẖạʿt Rbyʿ Ạlạwl 1229

[10] نفس مصدر سابق، ص 2

Naf'su Maṣ'dar Sābiq, Ṣ2

[11] القشیریؒ، مسلم بن حجاج النیسابوری، صحیح مسلم، بیروت: دار احیاء التراث العربی سن اشاعت ندارد، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله وتفويض المقادير لله، رقم الحدیث: 2664۔ التمیمی، محمد بن حبان بن احمد البستیؒ، صحیح ابن حبان، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ 1998ء/1408ھ، ذكر الزجر عن أن يستعمل المرء في أسبابه اللو دون الانقياد بحكم الله جل وعلا فيها، رقم الحدیث: 5721

Ạl-QsẖyRy, Mus'lim B'n Ḥujãạj Ạl-Nisạbwri, Ṣḥyh Mus'lim , Bayrwt: Dār Ạḥyaʾ Ạl-Tũrāṯẖ Ãl-Arabyi Sun Ạsẖạʿt Nadạrd, Bābuⁿ Fī Ạl-Aảm̊r Biạl-Qūãẗ Wa-Tar'K Ãl-Aj'z Wāl-Ạis'tiānaẗ Bạllah Wa-Taf'wīḍ Ạl-Maqādīr Lillah , Raq̊m Ạl-HdyTẖ: 2664 - Ạl-Tmymi , Muḥamãd B'n Ḥubãạn B'n Ạḥ'mad Ạl-Bsty, Ṣḥyh Ạib'n Ḥubãạn, Bayrut: Mủãssth Ạl-Rsạlth 1998 / 1408h , Dẖakar Ạl-Zãj'ra Ãn Ạãnã Yas'ta'mil Ạl-Mar' Fī Ả̇s'bābih Ạllãwa Dūn Ạl-Ạin'qīād Bi-Huk'm Ạllah Jal Waʿalā Fīhā , Raq-m Ạ-HdyTẖ: 5721

[12] مدنی، مولانا محمد عطاء الرحمن، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ، ص 139

Madny , Mawãlānā Muḥamãd Attạ̄ Ạl-Rãḥ'man, Internet Ạwr Jadyd Dẖarāyỉ Ạblạgẖ, Ṣ139

[13] سورۃ آل عمران: 104

Surah Ậl-Im'rān: 104

[14] سورۃ النور: 19

Surah Ạl-Nũwr: 19

[15] سورۃ لقمان: 06

Surah Luq'mān: 06

[16] عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، کراچی: ادارہ معارف القرآن، سن اشاعت ربیع الاول 1432ھ مطابق فروری 2011ء

Uthẖmạni, Mufti Muḥamãd Taqi , Ậsạn Tarjumh Qur'an , Karachi: Idạra Ma'ārif Ạl-Qur'an, Sun Ạsẖạ't Rabi Alwal 1432h Muṭābiq Feburary 2011ʾ

[17] عثمانی، مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن، کراچی: ادارہ معارف القرآن، سن اشاعت 2004ء، ج 7، ص 20

Uthẖmạnyi , Muftyi Muḥamãd Sẖafi, Maʿārif Ạl-Qur'an , Ḵarachi: Ạdạrah Maʿārifa Ạl-Qur'an, Sun Ạsẖạʿt 2004ʾ , J7 , Ṣ20

[18]صحیح مسلم،باب النهي عن الحديث بكل ما سمع،رقم الحدیث:05،السجستانی،ابو داؤد سلیمان بن اشعثؒ،سنن ابی داؤد،بیروت:الکتبۃالعصریۃ سن اشاعت ندارد،باب في التشديد في الكذب،رقم الحدیث:4992

Ṣahih Mus'lim, Bāba Ạl-Nãhi An Ạl-Ḥadyt̲h̲ Bi-kuli Mā Sam'i , Raq-m Ạl-HdyTh̲: 05 , Ạl-Sajstạny, Ạb'u Dạwd Sulimạn B'n Ạsh̲'ath̲, Sunĩn Ạbi Dạwd , Bayrut: Ạ-Ktath Ạl-Asryth Sun Ạsh̲ạʿt Nadạrd , Bāb Fī Ạl-Tãsh̲'Dīd Fī Ạl-Kadh̲ib, Raq-m Ạl-Hadyt̲h̲: 4992

[19]تھانوی،مولانااشرف علیؒ،بوادرالنوادر،لاہور:مکتبۃ دارالاشاعت 2002ء،ص 243

Thanwy , Mawālānā Aush̲'ruf Alyi, Bawādir Ạl-Nãwādir, Lahor: Muk̲tbth Dār Ạlạsh̲ạʿt 2002' , Ṣ243

[20]رحمانی،مفتی محمد جعفر ملی،،اہم مسائل جن کاابتلاءعام ہے،انڈیا:اکل کوا،جامعہ اشاعت العلوم،سن اشاعت 2013ء،ج1،ص180

Raḥmạny, Muftyi Muḥamād Ja'far Mli, Ahm Masāyi̇l Jin K̲ā Ạib'tilāa Am hee , India Ạk̲l K̲wạ , Jạmia Ạsh̲ạʿt Ạl-Ulūm , Sun Ạsh̲ạʿt 2013' , J1 , Ṣ180

[21]البخاریؒ،محمد بن اسماعیل الجعفی، صحیح البخاری،باب لا عيش إلا عيش الآخرة، كتاب الرقاق،بیروت:دار طوق النجاۃ سن اشاعت 1422ھ، رقم:6412

Ạl-Bukh̲ari, Muḥamād B'n Ismial Ạl-ju'fī , Ṣhaykh Ạl-Bukh̲ari , Bāb Lā Aysh̲u ẠịLã Aysh̲a Ạl-Âkh̲iraẗ, Kitāb Ạl-Rũqāq, Bayrut: Dār Ṭaw'q Ạl-Njạt Sun Ạsh̲ạʿt 1422 , Raq'm : 6412

[22]الترمذیؒ،محمد بن عیسیٰ بن سورہ ابو عیسیٰ،سنن ترمذی، بَابٌ فِيمَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُضْحِكُ بِهَا النَّاسَ،باب،مصر:مطبعہ مصطفی الحلبی،سن اشاعت 1975ء،رقم:2318۔علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ اس حدیث پاک کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے ،اور یہی حدیث ابن ماجہ(رقم:3976)میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے روایت سے مروی ہے اور وہ صحیح ہے۔

یز یہی روایت موطا امام مالک میں بھی مروی ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے:مالک بن انس بن مالکؒ،مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ،رقم:3352

Ạl-Turmadi Muḥamād B'n ʿIsa B'n Swrh Ạib'w Isa, Sunan Turmdi, Bāb Fīman' Takalãm Bikalimaẗ Yuḍ'hik Bihā Ạl-Nãạs, Bābu , Miṣ'r: Maṭbh Mṣtfi Ạl-Hlbi , Sun Ạsh̲ạʿt 1975, Raq-m: 2318 -Mạlik̲ B'n Inas B'n Mạlik̲, Mā Jāʾa Fī Ḥus'n Ạl-Kh̲uluq, Raq'm: 3352

[23]صحیح البخاری،باب علامة حب الله عز وجل،رقم:6169

Ṣahih Ạl-Bukhari, Bāb ʿal-Āamaẗ Ḥub Ạllah Iza Wajal, Raq-m: 6169

[24]سورۃ الانعام:108

Surah Ạl-Anʿạm: 108

[25]سنن الترمذی،بَابُ مَا جَاءَ فِي المِزَاحِ،رقم:1990۔علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ اس حدیث پاک کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حدیث ہے، نیز اس حدیث پاک کو امام ترمذیؒ کے علاوہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃاللہ علیہ نے اپنے کتاب "الدب المفرد" میں (رقم:265) بھی ذکر فرمایاہے۔

Sunan Ạ-Turmadi , Bābu Mā Jāʾa Fī Ạl-Mizāḥ, Raq-m: 1990 …….." Ạl-Dũb Ạl-Mifarad" (Raq-m: 265)-

[26]سورۃ الحج:30

Surah Ạl-Ḥaj: 30

[27]صحیح البخاری،باب حفظ اللسان،رقم:6477

Ṣahih Ạl-Bukẖạri, Bāba Ḥif'z Ạl-Lĩsān, Raq-m : 6477

[28]سورۃالنساء:150،151

Surah Ạl-Nĩsā: 151 , 150

[29]اسلامک فقہ اکیڈمی،انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ،بھارت،دہلی:ایفا پبلی کیشنز سن اشاعت جون2004ء،ص14

Islạmic Fiq Ạcadmy , Internet Ạwr Jadyd Dẖarāyi̇ Ạblạgẖ , Baharat , Dahli: Ạyfạ Publication Sun Ạsẖạʻt Jun 2004ʾ , Ṣ14

[30]مظفر نگری،شعیب عالم،انٹرنیٹ نفع وضرر کی میزان میں،بھارت،مظفر نگر:نواب پبلی کیشنز،اشاعت مارچ2016ء،ص41

Muẓafãr Nagry , Sẖoaib Alam, Internet Naf'a Wa Ḍarar Ḵy Mezan May , Bahrat, Muẓafãr Nagr: Nawāb Publications , Ạsẖạʻt Mạrcẖ2016ʾ , Ṣ41

[31]سورۃالمائدہ:02

Surah Ạl-Mạỷdth : 02

[32]رحمانی،خالد سیف اللہ صاحب،مینارہ نور خصوصی سپلیمنٹ روزنامہ مصنف،انڈیا:دہلی 11جون2010ء،ص7

Raḥmạnyi, Kẖālid Saifullah Ṣāḥib, Minạh Nūr Kẖṣwṣi Supliment Rwznạmh Muṣanãf, India Dehli 11 Jun 2010ʾ , Ṣ7

[33]سورۃالحجرات:06

Surah Ạl-Ḥajarāt: 06

[34](تفصیل کے لئے لنک ملاحظہ فرمایئے،تاریخ

رسائی:Https://En.M.Wikipedia.Org/Wiki/Telegram(01/12/2020

[35]سورۃآل عمران:186

Surah Ậl-Im'rān: 186